از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:17اکتوبر1958

ڈاکٹر وائی ایس پرمار

بنام

شری ہیرا سنگھ پال ودیگر

(وینکٹارامائر، گجیندر گڈکر اور اے کے سرکار، جسٹس صاحبان)

انتخابات-رشوت ستانی عمل-سرکاری ملازم کی مدد حاصل کرنا-امیدوار کسی شخص کو پولنگ ایجنٹ کے طور پر مقرر کرتا ہے، نہیں جانتا تھا کہ وہ سرکاری ملازم ہے-مجرمانہ نیت ،ضروری جز-عوامی نمائندگی ایکٹ(43،سال 1951)،دفعات46اور123(7)۔

اپیل کنندہ، جو پارلیمنٹ کے انتخاب کا امیدوار تھا، نے پولنگ ایجنٹوں کی تقرری کے لیے بہت بڑی تعداد میں خالی فارموں پر دستخط کیے اور انہیں کلیان سنگھ کے حوالے کر دیا۔کلیان سنگھ نے ایک مخصوص ووٹنگ اسٹیشن کا نام داخل کرنے کے بعد تین فارم کشمیرہ سنگھ کو منتقل کیے۔کشمیرہ سنگھ نے ان تینوں فارموں میں سے ایک میں امر سنگھ کا نام بطور پولنگ ایجنٹ پر کیا اور اسے امر سنگھ کو دے دیا، جس نے فارم پر باضابطہ طور پر دستخط کیے،اسے پولنگ اسٹیشن کے صدر نشین افسر کے سامنے فائل کیا اور اپیل کنندہ کے پولنگ ایجنٹ کے طور پر کام کیا۔امر سنگھ مسلح افواج کا رکن تھا لیکن یہ حقیقت اپیل کنندہ یا کشمیرہ سنگھ یا کلیان سنگھ کو معلوم نہیں تھی۔انتخابات کے بعد اپیل کنندہ کو منتخب قرار دے دیا گیا لیکن ایک انتخابی درخواست دائر ہونے پر اس کا انتخاب اس بنیاد پر منسوخ کر دیا گیا کہ اس نے حکومت کی خدمت میں کسی شخص کی مدد حاصل کرنے کا بدعنوان عمل انجام دیا ہے۔اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ امر سنگھ کو اپیل کنندہ کے پولنگ ایجنٹ کے طور پر باضابطہ طور پر مقرر نہیں کیا گیا تھا کیونکہ نہ تو اپیل کنندہ اور نہ ہی اس کے انتخابی ایجنٹ نے تقرری کی تھی،اور یہ کہ اپیل کنندہ کو بدعنوان عمل کا مجرم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں ٹھہرایا جاسکتا تھا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ امر سنگھ حکومت کی خدمت میں تھا اور اس کے نتیجے میں اس کے پاس ضروری مجرمانہ نیت نہیں تھا۔

قرار پایا گیا کہ اپیل کنندہ نے تقرری فارم پر ذاتی طور پر دستخط کر کے امر سنگھ کو اپنا پولنگ ایجنٹ مقرر کیا تھا۔ یہ حقیقت کہ اپیل کنندہ کے دستخط کرنے کے بعد کسی دوسرے شخص نے پولنگ ایجنٹ کا نام اس فارم میں لکھا تھا، اسے دوسرے شخص کی ملاقات نہیں بناتی۔

مزید قرار پایا گیا کہ اپیل کنندہ رشوت ستانی عمل کا مجرم تھا کیونکہ اس نے امر سنگھ کو اپنا پولنگ ایجنٹ مقرر کیا اور امر سنگھ نے اپیل کنندہ کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے میں مدد کرنے والے پولنگ ایجنٹ کے طور پر کام کیا۔ دفعہ 123(7) کی وضاحت (2) کے تحت ایک مفروضہ پیدا ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ نے ایسا کر کے اپنے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے امر سنگھ کی مدد حاصل کی، اس بات سے قطع نظر کہ وہ ایسی مدد حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یا نہیں۔ اپیل کنندہ کا علم کہ آیا وہ شخص جس کی مدد اس نے حاصل کی تھی وہ حکومت کی خدمت میں تھا یا نہیں، غیر متعلقہ تھا۔ مجرمانہ نیت رشوت ستانی عمل کا ایک ضروری جزو نہیں تھا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 410، سال 1958۔

دیوانی متفرق پہلی اپیل نمبر 2، سال 1958 میں شملہ میں عدالتی کمشنر کی عدالت، ہماچل پردیش کے 31 جولائی 1958 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ریاست یوپی کے ایڈوکیٹ جنرل کے ایل مشرا اور ایس ایس شکلا۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے اچرو رام اور گنپت رائے۔

17.1958 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ سرکار جسٹس نے سنایا۔

سرکار، جسٹس - یہ اپیل مدعا علیہ نمبر 1، ہیرا سنگھ پال کی طرف سے دائر کردہ انتخابی درخواست سے پیدا ہوتی ہے، جسے ہم اس کے بعد مدعا علیہ کے طور پر حوالہ دیں گے۔ اس اپیل کا دوسرا مدعا علیہان الیکشن کمیشن ہے، لیکن یہ ممکنہ طور پر پیش نہیں ہوا ہے کیونکہ اسے اپیل کے نتیجے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے جس میں اس کے خلاف کوئی دعوی شامل نہیں ہے۔ اس میں صرف یہ سوال شامل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے کہ آیا اپیل کنندہ کسی رشوت ستانی عمل کا مجرم تھا، جس کی تفصیلات عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 123(7) کے معنی میں بعد میں بیان کی جائیں گی۔

1957 کے عام انتخابات میں، ہماچل پردیش کے مہاسو دوُرکنی حلقے سے الیکشن لڑنے کے لیے دس امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے۔ اس حلقے کی دو نشستوں میں سے ایک نشست درج فہرست ذات کے امیدوار کے لیے مخصوص تھی۔ دو امیدواروں نے مقابلہ سے دستبرداری اختیار کرلی اور باقی آٹھ امیدواروں نے انتخابات میں حصہ لیا۔ ان آٹھوں میں اپیل کنندہ، مدعاعلیہ اور ایک نیک رام شامل تھے۔ نیک رام کو مخصوص نشست پر منتخب اور اپیل کنندہ کو عام نشست پر منتخب قرار دیا گیا۔ مدعاعلیہ نے اپیل کنندہ کو اگلی سب سے بڑی تعداد میں ووٹ ڈالے۔

نتائج کے اعلان کے بعد مدعاعلیہ نے 3 اگست 1957 کو انتخابی درخواست دائر کی، جس میں اپیل کنندہ کے انتخاب کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ اس نے مختلف رشوت ستانی طریقوں کا ارتکاب کیا ہے۔ الیکشن ٹریبونل نے درخواست میں مبینہ طور پر مختلف رشوت ستانی طریقوں کے سلسلے میں 18 مسائل وضع کیے لیکن مدعاعلیہ کے خلاف 8(ii)، 8 (i) اور 11 مسائل کے علاوہ تمام مسائل کا جواب دیا۔ مسئلہ نمبر 8(1) میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ کیا امر سنگھ، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ بھارتی یونین کی مسلح افواج کا رکن ہے، نے اپیل گزار کے لیے کام کیا اور مہم چلائی۔ مسئلہ نمبر 8 (ii) یہ تھا کہ آیا امر سنگھ کو اپیل کنندہ نے اپنا پولنگ ایجنٹ مقرر کیا تھا۔ شمارہ نمبر 11 درج ذیل شرائط میں تھا:

اگر ایک یا ایک سے زیادہ مسائل نمبر (8) سے لے کر 10 تک کا فیصلہ مثبت طور پر کیا جاتا ہے یا کیا جاتا ہے، تو کیا مدعاعلیہ نمبر 1 نے اپنے ایجنٹوں اور اپنے حامیوں کے ذریعے اپنے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے مذکورہ امور کے تحت بیان کردہ سرکاری ملازمین کی مدد حاصل کی، حاصل کی یا حاصل کرنے کی کوشش کی یا حاصل کرنے کی کوشش کی؟

ٹریبونل نے اپیل کنندہ کے خلاف مسائل نمبر 8(ii)، 8 (i) اور 11 پر پایا اور اس کے بعد اس کے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا۔

اس کے بعد اپیل کنندہ عدالتی کمشنر، ہماچل پردیش کے پاس اپیل میں گیا، جس نے 31 جولائی 1958 کے اپنے فیصلے کے ذریعے مسئلہ نمبر 8(i) پر ٹریبونل کے نتائج کو کالعدم قرار دیا لیکن دیگر دو مسائل پر اپنے نتائج کو برقرار رکھا اور اس اعلان کی تصدیق کی کہ اپیل کنندہ کا انتخاب کالعدم تھا۔ اپیل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کنندہ اس فیصلے کے خلاف اپیل میں خصوصی اجازت کے ذریعے اس عدالت میں آیا ہے۔ جیسا کہ پہلے جو کہا گیا ہے اس سے دیکھا جائے گا کہ صرف وہی سوالات باقی ہیں جو مسائل نمبر 8(ii) اور 11 کے ذریعے اٹھائے گئے ہیں۔

حقائق اب تنازعہ میں نہیں ہیں اور مندرجہ ذیل بیان کیے جا سکتے ہیں: حلقے کو 606 ووٹنگ اسٹیشنوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور ہر ووٹنگ اسٹیشن کے لیے تین ووٹنگ ایجنٹ مقرر کیے جا سکتے تھے۔ اس طرح اپیل کنندہ 1818 پولنگ ایجنٹوں کی تقرری کا حقدار تھا۔ 28 اپریل 1957 کو انہوں نے پولنگ ایجنٹوں کی تقرری کے لیے ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق بہت بڑی تعداد میں فارموں پر دستخط کیے، بغیر کسی پولنگ ایجنٹ کا نام بتائے، کیونکہ اس وقت وہ بڑی تعداد میں پولنگ اسٹیشنوں کے پیش نظر اپنا ذہن نہیں بنا سکے تھے کہ مختلف پولنگ اسٹیشنوں پر ان کے پولنگ ایجنٹ کون ہوں گے۔ انہوں نے یہ فارم کلیان سنگھ کے حوالے کر دیے، جنہوں نے ان میں سے تین کشمیرہ سنگھ کو منتقل کر دیے اور اس میں "پولنگ اسٹیشن نمبر 13، شیوپور" کے الفاظ داخل کر دیے۔ کشمیرہ سنگھ نے 25 مئی 1957 کو، جس دن ووٹنگ ہوئی تھی، ان میں سے ایک فارم میں امر سنگھ کا نام بطور پولنگ ایجنٹ پر کیا، اور اسے بعد والے کے حوالے کر دیا تاکہ وہ ووٹنگ اسٹیشن نمبر 13، شیوپور میں اپیل کنندہ کے پولنگ ایجنٹ کے طور پر کام کر سکیں۔ اس کے بعد امر سنگھ نے قواعد کے مطابق فارم پر دستخط کیے اور اسے 13 نمبر شیوپور کے ووٹنگ اسٹیشن پر صدر نشین افسر کے پاس داخل کیا اور اس کی طاقت پر تقریباً دو گھنٹے تک اس اسٹیشن پر اپیل کنندہ کے ووٹنگ ایجنٹ کے طور پر کام کیا جب اس بنیاد پر اعتراض اٹھایا گیا کہ وہ مسلح افواج کا رکن ہے، تو انہوں نے اپنا نام واپس لیا اور ووٹنگ اسٹیشن سے نکل گیا۔ امر سنگھ ووٹنگ کے دن درحقیقت مسلح افواج کا ایک رکن تھا حالانکہ اس وقت اپیل گزار کو اس کا علم نہیں تھا۔ کلیان سنگھ اور کشمیرا سنگھ نے اپیل کنندہ کے اختیار میں جو کچھ بھی کیا اس میں کام کیا۔ ان حقائق کو پیش کردہ شواہد پر قائم کیا جا سکتا ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے اترپردیش کے فاضل ایڈوکیٹ جنرل نے پہلے یہ دلیل دینے کی کوشش کی کہ امر سنگھ کو واقعی اپیل کنندہ کا پولنگ ایجنٹ مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایکٹ کی دفعہ 46 کے تحت ایک پولنگ ایجنٹ کا تقرر صرف امیدوار خود یا اس کے انتخابی ایجنٹ کے ذریعے کیا جا سکتا ہے اور امر سنگھ کو پائے جانے والے حقائق پر، فی الحال بیان کی جانے والی وجوہات کی بنا پر، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسے اپیل کنندہ یا اس کے انتخابی ایجنٹ کے ذریعے پولنگ ایجنٹ مقرر کیا گیا تھا۔ لہذا، ان کے مطابق، امر سنگھ کو اپیل کنندہ کا پولنگ ایجنٹ بالکل بھی مقرر نہیں کیا گیا تھا اور اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

لیے امر سنگھ کو اس طرح مقرر کرنے کے لیے ان کے خلاف رشوت ستانی عمل کا الزام ناکام ہونا چاہیے۔

سب سے پہلے، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یہ دلیل فاضل ایڈوکیٹ جنرل کے لیے کھلی نہیں ہے۔ وہ خود اپیل کنندہ کی طرف سے فاضل جوڈیشل کمشنر کے سامنے پیش ہوئے اور وہاں انہوں نے تسلیم کیا کہ اپیل کنندہ کے پولنگ ایجنٹ کے طور پر امر سنگھ کی تقرری کی حقیقت یا جواز پر وہ سوال نہیں اٹھا سکتے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ ہمیں اپیل کنندہ کو اس رعایت کو واپس لینے کی اجازت دینی چاہیے جو اس کے وکیل نے مندرجہ ذیل معاملے میں عدالت میں واضح طور پر دی ہے: اس قسم کی۔ یہ اس لیے بھی زیادہ ہے کیونکہ ایسا لگتا ہے کہ موجودہ دلیل اس وقت نہیں اٹھائی گئی تھی جب معاملہ ٹریبونل کے سامنے تھا۔ II، ہمیں ایسا لگتا ہے کہ دلیل بے بنیاد ہے۔ ہم یہ فرض کریں گے کہ فاضل ایڈوکیٹ جنرل اپنی اس دلیل میں درست ہے کہ ایکٹ کے تحت ایک پولنگ ایجنٹ کا تقرر صرف امیدوار خود یا اس کے انتخابی ایجنٹ کے بذریعے کیا جا سکتا ہے نہ کہ کسی دوسرے ایجنٹ کے بذریعے کام کرنے والے امیدوار کے بذریعے۔ فاضل ایڈوکیٹ جنرل دلیل یہ ہے کہ پائے گئے حقائق پر، واحد ممکنہ نتیجہ یہ ہے کہ امر سنگھ کو خود اپیل کنندہ نے پولنگ ایجنٹ مقرر نہیں کیا تھا بلکہ اس کے ایک یا دوسرے ایجنٹ، یعنی کلیان سنگھ یا کشمیر سنگھ نے کیا تھا اور چونکہ ان میں سے کوئی بھی اس کا انتخابی ایجنٹ نہیں تھا، اس لیے تقرری غلط تھی۔ یہ کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ نہ تو کلیان سنگھ اور نہ ہی کشمیر سنگھ ان کے انتخابی ایجنٹ تھے: درحقیقت یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ کے پاس کوئی انتخابی ایجنٹ بالکل نہیں تھا۔ تاہم، ہمارے خیال میں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ پیشکش کسی ایجنٹ کی طرف سے ملاقات کا معاملہ نہیں ہے بلکہ خود اپیل کنندہ کی طرف سے ہے۔ ہم اس نقطہ نظر پر آئے ہیں کیونکہ یہاں، تقرری اپیل کنندہ کے ذاتی طور پر دستخط شدہ دستاویز کے ذریعے کی گئی تھی۔ یہ حقیقت کہ اپیل کنندہ کے دستخط کرنے کے بعد کسی دوسرے شخص نے دستاویز میں پولنگ ایجنٹ کا نام لکھا تھا، اس دستاویز کے تحت پولنگ ایجنٹ کی تقرری کو اپیل کنندہ کے ایجنٹ کے طور پر کام کرنے والے کسی دوسرے شخص کی تقرری نہیں بناتا ہے۔ دستاویز کی زبان اور تقرری کا مطلب یہ نہیں تھا کہ یہ دستاویز کے علاوہ کسی اور طریقے سے کی گئی تھی، یہ خود اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی ملاقات تھی۔ دوسرے شخص نے دستاویز میں صرف وہ نام لکھا جو اسے کرنے کا اختیار تھا۔ اس کا کوئی ملاقات کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ دستاویز کو اس کے لیے کام کرنے والے اپیل کنندہ کے ایجنٹ کے ذریعے تقرری کے طور پر پڑھنا ناممکن ہے۔ اس معاملے کا صحیح نظریہ واضح طور پر یہ ہے کہ اپیل کنندہ خود دستاویز کے ذریعے اپنا پولنگ ایجنٹ مقرر کرتا ہے، ایک ایسا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شخص جس کا نام اس کے اختیار کے ساتھ کسی اور نے اس میں لکھا تھا۔اس لیے ہمارا ماننا ہے کہ امر سنگھ کو خود اپیل کنندہ نے اپنا پولنگ ایجنٹ مقرر کیا تھا۔اس طرح یہ علمی ایڈوکیٹ جنرل کی دفعہ 46 کی تعمیر پر بھی ایک مناسب تقرری تھی۔

اس کے بعد ہم اس بات پر پہنچے کہ اپیل کنندہ نے مسلح افواج کے ایک رکن امر سنگھ کو مقرر کیا، اس کا پولنگ ایجنٹ اور مؤخر الذکر نے اس طرح کام کیا۔سوال یہ ہے کہ کیا یہ اپیل کنندہ کی طرف سے ایک رشوت ستانی عمل کے مترادف ہے؟ مدعاعلیہ دلیل جسے درج ذیل عدالتوں نے قبول کیا ہے، یہ ہے کہ یہ ایکٹ کی دفعہ 123(7) کے تحت ایک رشوت ستانی عمل ہے۔یہ شق جہاں تک متعلقہ ہے اور اس کی وضاحت ان شرائط میں ہے:

دفعہ 123۔اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے درج ذیل کو رشوت ستانی عمل سمجھا جائے گا:-

....

....

(7) کسی امیدوار یا اس کے ایجنٹ کی طرف سے یا کسی دوسرے شخص کی طرف سے، اس امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے حکومت کی خدمت میں کسی بھی شخص سے اور درج ذیل میں سے کسی بھی طبقے سے تعلق رکھنے والے شخص سے کوئی مدد (ووٹ دینے کے علاوہ) حاصل کرنا یا حاصل کرنے کی کوشش کرنا، یعنی:-

(c) یونین کی مسلح افواج کے ارکان

؛وضاحت۔(1)..

(2) شق (7) کے مقاصد کے لیے، کسی شخص کو کسی امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے میں مدد کرنے والا سمجھا جائے گا اگر وہ انتخابی ایجنٹ، یا پولنگ ایجنٹ یا اس امیدوار کے گنتی ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے۔

فاضل ایڈوکیٹ جنرل کا مؤقف ہے کہ مسلح افواج کے رکن کے طور پر حکومت کی خدمت میں موجود کسی شخص سے اپنے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے کسی امیدوار کے ذریعے کوئی مدد حاصل کرنا یا دستیاب کرنا رشوت ستانی عمل نہیں ہوگا جب تک کہ اس امیدوار کو معلوم نہ ہو کہ وہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شخص ایسی سرکاری خدمت میں تھا۔ان کا کہنا ہے کہ الفاظ 'حاصل کرنا یا حاصل کرنا' اس طرح کے علم کی درآمد کرتے ہیں اور اس معاملے کے بارے میں یہ نظریہ اس امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے جملے میں لفظ 'کے لیے' سے بہت زیادہ طاقت حاصل کرتا ہے۔ان کے مطابق، اس طرح کے علم کے بغیر امیدوار کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے کوئی مدد حاصل کی ہے یا حاصل کی ہے، کیونکہ کوئی بھی چیز اس وقت تک حاصل یا حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ اسے معلوم نہ ہو کہ وہ ایسا کر رہا ہے۔اس کے بعد وہ بتاتے ہیں کہ اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ نہ تو اپیل کنندہ اور نہ ہی کلیان سنگھ اور نہ ہی کشمیرہ سنگھ کو معلوم تھا کہ امر سنگھ مسلح افواج کا رکن تھا۔اس لیے ان کا کہنا ہے کہ اپیل کنندہ کے بارے میں اس طرح کے علم کی عدم موجودگی میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے اپنے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے مسلح افواج کے کسی رکن کی مدد حاصل کی ہو یا حاصل کی ہو۔

یہ سچ ہے کہ نہ تو اپیل کنندہ اور نہ ہی کلیان سنگھ، اور نہ ہی کشمیرا سنگھ کو امر سنگھ کی تقرری کی تاریخ پر معلوم تھا کہ وہ مسلح افواج کے رکن ہیں لیکن اب فاضل ایڈوکیٹ جنرل کی طرف سے اٹھایا گیا نقطہ، ہمارے خیال میں، کم غیر مستحکم نہیں ہے۔یہ اس حصے کی دوسری وضاحت توضیعات کو نظرانداز کرتا ہے جو ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔اس وضاحت کے تحت اگر کوئی شخص کسی امیدوار کے پولنگ ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے تو اسے مزید بغیر منعقد کیا جانا چاہیے، کہ اس نے اس امیدوار کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے میں مدد کی۔اس لیے موجودہ معاملے میں یہ ماننا پڑتا ہے کہ امر سنگھ جس نے اپیل کنندہ کے پولنگ ایجنٹ کے طور پر کام کیا، اس طرح اس کے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے میں مدد کی۔اب ایکٹ توضیعات کے تحت، کوئی بھی امیدوار کے پولنگ ایجنٹ کے طور پر کام نہیں کر سکتا جب تک کہ اسے اس طرح مقرر نہ کیا گیا ہو اور ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ اپیل کنندہ نے خود امر سنگھ کو اپنا پولنگ ایجنٹ مقرر کیا تھا۔یہ اس وضاحت کے پیش نظر ہے کہ اپیل کنندہ نے اپنے انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے امر سنگھ کی مدد حاصل کی اور حاصل کی۔اس طرح دفعہ کے تمام تقاضے پورے ہوتے ہیں اور اس لیے اپیل کنندہ کو اس طرح تشکیل پانے والے رشوت ستانی عمل کا ارتکاب کرنے والا قرار دیا جانا چاہیے۔اس دفعہ کے لیے صرف اتنا درکار ہے کہ انتخابات کو آگے بڑھانے کے لیے مدد حاصل کی جائے۔جہاں وضاحت کا اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ موجودہ معاملے میں ہوتا ہے، اگر کسی امیدوار نے کسی شخص کو اپنا پولنگ ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کے لیے مقرر کیا ہے اور وہ اسی کے مطابق عمل کرتا ہے، تو ایک قانونی مفروضہ پیدا ہوتا ہے کہ امیدوار اس طرح اپنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھانے کے لیے اس شخص کی مدد حاصل کرتا ہے، اور اس سے قطع نظر کہ اس نے ایسی مدد حاصل کرنے کا ارادہ کیا تھا یا نہیں۔ در حقیقت، جیسا کہ مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہوئے جناب اپچر ورام نے نشاندہی کی، وضاحت واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ امیدوار کا ارادہ غیر متعلقہ ہے، کیونکہ، اس طرح کا مفروضہ اس وقت بھی پیدا ہوتا ہے جب کسی امیدوار نے اپنے گنتی ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کے لیے کسی دوسرے شخص کو حاصل کر لیا ہو اور یہ تصور کرنا بہت مشکل ہے کہ گنتی ایجنٹ کی تقرری کسی بھی انتخاب کے امکانات کو آگے بڑھا سکتی ہے، کیونکہ گنتی ایجنٹ ووٹنگ ختم ہونے کے بعد کام کرتا ہے اور صرف اس وقت جب پہلے سے ڈالے گئے ووٹوں کی گنتی کی جاتی ہے۔ لہذا ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ایک پولنگ ایجنٹ کی تقرری کے معاملے میں جو موجودہ معاملے کی طرح وضاحت کے اندر آتا ہے، امداد حاصل کرنے میں امیدوار کا ارادہ غیر متعلقہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ واضح ہے کہ امیدوار کا یہ علم کہ آیا وہ شخص، جس کی خدمات اس نے اپنے پولنگ ایجنٹ کے طور پر حاصل کی ہیں، مسلح افواج کا رکن ہے یا سرکاری ملازمین کے کسی دوسرے مخصوص طبقے کا رکن ہے یا نہیں، اتنا ہی غیر متعلقہ ہے۔ اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل ایڈووکیٹ جنرل دلیل کو ناکام ہونا چاہیے۔

ہم نے ابھی جو کچھ کہا ہے وہ فاضل ایڈووکیٹ جنرل کی دوسری دلیل کو بھی نمٹاتا ہے، یعنی کہ ایک رشوت ستانی عمل مجرمانہ فعل کی نوعیت کا ہے اور اس لیے اس وقت تک قائم نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ مجرمانہ نیت، یا مجرمانہ ارادہ قائم نہ ہو، اور یہ کہ اپیل کنندہ کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے رشوت ستانی عمل کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ امر سنگھ کو اپنا پولنگ ایجنٹ مقرر کرنے میں اس کا کوئی مجرمانہ نیت نہیں تھی کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ امر سنگھ مسلح افواج کا رکن تھا۔ اس نکتے پر ہمیں انتخابی قانون کے بارے میں انگریزی نصابی کتابوں کے کچھ اقتباسات کا حوالہ دیا گیا جن میں سے ایک کا حوالہ دینا کافی ہوگا، تمام ریاستوں کے لئے قانون کو کافی حد تک ایک ہی اصطلاح میں بیان کرنا ہوگا۔ شوفیلڈ کے پارلیمانی انتخابات کے دوسرے ایڈیشن میں، جو ان درسی کتابوں میں سے ایک ہے جن کا ہمیں حوالہ دیا گیا تھا، صفحہ 402 پر بیان کیا گیا ہے:

رشوت ستانی اور غیر قانونی عمل کے درمیان ایک بنیادی فرق ہے۔ سابقہ کو قائم کرنے کے لیے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ ایک رشوت ستانی ارادہ موجود ہے۔ رشوت ستانی عمل ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ ذہن چلتا ہے، جبکہ غیر قانونی عمل ایک ایسی چیز ہے جسے قانون ساز یہ روکنے کے لیے پرعزم ہے، چاہے وہ ایمانداری سے کیا جائے یا بے ایمانانہ طور پر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس طرح وضع کردہ نظریہ انگریزی قانون انتخاب پر مبنی ہے اور واضح طور پر ہمارے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔ یہ مخصوص انگریزی قوانین اور اس میں استعمال ہونے والی زبان پر مبنی ہے۔ ہم پہلے ہی دکھا چکے ہیں کہ کم از کم اس قسم کے بدعنوان عمل کے معاملے میں ہمارا قانون نیت کے کسی بھی سوال سے متعلق نہیں ہے۔ جناب اچرو رام نے اپنی معمول کی صنعت کے ساتھ ہمیں انگریزی قوانین فراہم کیے جن پر اپیل کنندہ کے وکیل کے ذریعے مذکور نصابی کتابوں میں دیے گئے قانون کے بیان کی بنیاد رکھی گئی تھی اور نشاندہی کی کہ ان قوانین کے تحت بدعنوانیوں کو رشوت ستانی طریقے سے انجام دیا جاتا ہے اور بدعنوانیوں کو ہمیشہ جرائم کے طور پر قابل سزا جرائم بنایا جاتا ہے۔ یہاں یہ بتانا مفید ہو سکتا ہے کہ ہمارے قانون میں متعلقہ توضیعات 1956 میں ترمیم کی گئی تھی اور اس نے غیر قانونی اور بدعنوان طریقوں کے درمیان فرق کو ختم کر دیا ہے۔ درحقیقت، اب ہمارے پاس صرف رشوت ستانی طرز عمل ہیں اور کوئی غیر قانونی طرز عمل نہیں ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی جا سکتی ہے کہ موجودہ معاملہ ترمیم شدہ قانون کے تحت چلایا جاتا ہے۔ اس معاملے میں مجرمانہ نیت یا امیدوار کے ارادے یا علم کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ہے۔

اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اپیل کنندہ مسلح افواج کے ایک رکن امر سنگھ کو اپنا پولنگ ایجنٹ مقرر کر کے ایک رشوت ستانی عمل کا مجرم تھا جس کے تحت بعد والے کو اس قابل بنایا گیا اور اس نے ایسا ہی کیا۔ نتیجتاً اپیل کنندہ کا انتخاب ہماری رائے میں صحیح طور پر کالعدم قرار دیا گیا تھا۔

اس لیے اپیل کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document